Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ مرے بیٹا مرضی کے کرے۔ بشار تیں ۔ مقام محمود

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۴ تبلیغ ۱۳۴۶ھ ش ۱۴ ذوالقعدہ ۱۳۸۶ھ ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسباب کی پرستش بتوں کی پرستش سے بھی بڑا شرک ہے

مومن کو چاہیئے کہ بظاہر اسباب تلاش کرے لیکن نظر ہر آن اللہ تعالیٰ پر رکھے

"حدیث شریف میں لکھا ہے مامن داءٍ الا لہٗ دواءٌ یعنی کوئی بیماری نہیں جس کی دوائی موجود نہ ہو۔ اگر اصلی دوا اور علاج ہوتا رہے تو عمرِ طبعی سے پہلے انسان مرے کیوں؟

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے۔ ایک ہی بیماری میں بار بار ایک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے۔ انسان بڑا کمزور ہے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ اکثر اوقات تشخیص میں ہی غلطی ہو جاتی ہے اور اگر تشخیص میں نہیں ہوئی تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے۔ غرض انسان نہایت کمزور ہستی ہے۔ غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی چاہیئے۔ اس کے فضل کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دافع بلیات تو صرف خدا تعالیٰ ہے۔ ہندو تو پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کبھی نہ کبھی خیال آہی جاتا ہوگا کہ اپنے ہی ہاتھوں سے انہیں بنایا ہے اور پھر انہیں کی پوجا کی جاتی ہے۔ مگر اسباب کی پرستش کرنے والے ان سے بھی زیادہ مشرک ہوتے ہیں۔ نیچری وغیرہ جو اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ جو اپنی علمیت دولت پر گھمنڈ کرتے ہیں وہ خطرناک مقام پر ہوتے ہیں۔ ہاں اسباب کا تلاش کرنا منع نہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اپنے کام کاج کی تلاش میں لگ جاؤ اور اللہ کریم کا فضل مانگتے رہو۔ اسباب پر بھروسہ مت کرو۔ مومن کو چاہیئے کہ بظاہر اسباب تلاش کرے اور نظر اللہ تعالیٰ پر رکھے۔

علم طب پہلے یونانیوں کے پاس تھا۔ پھر ان سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو انہوں نے ہر نسخہ سے پہلے ھوالشافی لکھنا شروع کر دیا اور یہ طریق مسلمانوں کے سوا کسی نے بھی اختیار نہیں کیا۔ بڑا سعید طبیب وہ ہے جو ایک طرف تو دوا کرے اور دوسری طرف دعا میں مشغول رہے۔ اور یہ سمجھے کہ شفا صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶۶-۳۶۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ٹمپریچر تو اب بفضلہ تعالیٰ نارمل ہے۔ لیکن کھانسی ابھی چل رہی ہے اور ضعف بھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ربوہ ۲۳ فروری۔ محترمہ سیدہ مسعودہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہے لیکن ابھی کمزوری بہت ہے اور خاص طور پر سر میں ضعف کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۳ فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل پھر ٹمپریچر ۲ء۹۹ ہو گیا۔ کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔ اور ضعف بھی زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۲۳ فروری۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب مشرقی پاکستان جانے کی غرض سے آج صبح ربوہ سے لاہور روانہ ہو گئے۔ لاہور سے تینوں اصحاب بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ اور وہاں انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ احباب جماعت ان اصحاب کے بخیر و عافیت وہاں پہنچنے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک عبدالرب صاحب گول بازار ربوہ کو مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بیٹی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم ملک غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ کی پوتی اور مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم آف چنیوٹ کی نواسی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام فریدہ راحت تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء

کیا تجدید و احیائے دین

سیاست کاری سے ہو سکتی ہے

(۲)

"مسائل محنت ..." کے مقالہ نگار فرماتے ہیں:۔

"لیکن جب تک نظام زندگی میں یہ بنیادی تبدیلی نہ ہو ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جس حد تک بھی انصاف قائم ہو سکے کیا جائے۔ اور محنت کش لوگوں کی تکالیف و شکایات کو رفع کرنے کے لئے جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے اس میں دریغ نہ کیا جائے۔ ان کوششوں کا ایک چھوٹا مقصد یہ بھی ہے کہ کوئی گروہ محنت کشوں کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر اسلام کے سوا کسی دوسرے نظام کے لئے انہیں اپنا آلۂ کار نہ بنا سکے"

(ایشیا لاہور ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۸)

یہ تو ٹھیک ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے مقررہ لائحہ کا علم نہیں وہ تو عقلی تجاویز پر ہی انحصار رکھتے ہیں۔ لیکن یہ طریق کار بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کو حقیقت سے بہت دور لے جائے۔ ایک مذہبی لیڈر کے لئے صحیح بات یہی ہے کہ وہ سب سے پہلے اسلام کی تجدید کا وہ طریق معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ جو خود اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ ورنہ مقالہ نگار کی تجویز ایسی ہی ہے جیسا کہ بگلا پکڑنے کی ترکیب کہ جب کوئی دیکھے کہ بگلا کہیں بیٹھا ہے تو چپکے سے جا کر موم اس کے سر پر رکھ دے۔ جب موم دھوپ کی گرمی سے پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑ جائے اور وہ اندھا ہو جائے تو جھٹ اس کو پکڑ لے۔ کسی نے کہا کہ جب موم رکھنے جائے تو اسی وقت کیوں نہ پکڑ لے۔ تو جواب دیا کہ پھر استادی کیا ہوئی۔

الغرض دین میں ایسے داؤ پیچوں سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ ایسے طریق صرف عقلمند ہی تجویز کرتے ہیں۔ اور عقل پر ہی پورا انحصار رکھنے کی وجہ سے اس کا حشر وہی ہوتا ہے۔ جو اکثر ادیان کا اور اب خود مسلمانوں کا بھی ہو رہا ہے۔

الغرض انسان عقل کے گورکھ دھندے میں پھنس کر مشکل ہی سے اس سے نکلتا ہے ایک الجھن نکالنے کے ساتھ ہی بیسیوں اور الجھنیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ اور یہ چکر کہیں ختم نہیں ہوتا۔ سیدھی بات ہے کہ اگر قرآن و سنت سے یہ مسائل صحیح طور پر حل ہو سکتے ہیں۔ تو قرآن و سنت ہی کی دعوت سے کامیابی بھی ہو سکتی ہے۔ اور قرآن و سنت کے پیش کرنے کا وہی طریق ہے جو خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے پیش کیا ہے اور وہ طریق وہی ہے جس کو ہم پہلی قسط میں پیش کر چکے ہیں کہ اس انسان کے گرد جمع ہو جانا چاہئے جس کو اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کے لئے خود کھڑا کرتا ہے۔

قرآن و سنت کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کے لئے عقل کی پیروی وہی رنگ لاتی ہے جو ہم نے ابھی دکھایا ہے۔ اس کی ایک بین مثال اسی مقالہ سے پیش کی جاتی ہے۔ فاضل مقالہ نگار محنت کشوں کو اشتراکی چنگل سے بچانے کے پیش نظر فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ آج مزدور کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ لیکن اشتراکی نظام میں اس کی جو حالت ہوگی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آج آپ مطالبات کر سکتے ہیں۔ مطالبات نہ مانے جائیں تو سٹرائک کر سکتے ہیں۔ جلسے کر سکتے ہیں۔ جلوس نکال سکتے ہیں۔ شور مچا سکتے ہیں۔ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ قسمت آزمائی کے لئے بھی جا سکتے ہیں۔ اشتراکی جنت میں ان سب چیزوں کا دروازہ بند ہوگا۔ وہاں مزدوروں کے لئے کسی تکلیف پر دم

ہم مارنے کی بھی گنجائش نہ ہوگی۔ جلسہ اور جلوس کیسا اور ہڑتال کا کیا ذکر"

(ایشیا لاہور ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۹)

مقالہ نگار کا ادعا تو یہ ہے کہ ان مسائل کو صرف اسلام ہی حل کر سکتا ہے۔ مگر یہاں آپ جو ترغیب دے رہے ہیں وہ سراسر اسلام کے متضاد ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اشتراکیت میں مزدوروں کو سٹرائک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کہ گویا آپ کے نزدیک سٹرائک وغیرہ کے ذریعہ مطالبات منوانا بھی کوئی بڑی مستحسن چیز ہے اور مزدوروں کو اسلام کے نزدیک ہڑتال کا ایک ذریعہ ہے۔ حالانکہ قرآن کریم فتنہ برپا کرنے کو قتل سے بھی زیادہ شدید جرم قرار دیتا ہے۔ اور فساد سے مجتنب رہنے پر زور دیتا ہے۔ سٹرائک سوائے فساد اور فتنہ کے اور کیا ہے؟ اس سے ملک و قوم کو جو نقصان ہوتا ہے۔ وہ یقیناً قتل سے بھی زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان کسی دوسرے کو ناحق مار دے۔ تو یہ فی ذاتہٖ ایک بڑا جرم ہے۔ ایک انسان کو مارنا بنی نوع انسان کو مارنے کے مترادف ہے۔ غور کیجئے کہ جو جرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قتل سے بھی شدید تر ہے وہ کتنا بڑا جرم ہے۔

ہمیں مقالہ نگار کی نیت پر اعتراض نہیں ہے۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ تجدید و احیائے دین کا وہ طریق کار جو قرآن و سنت نے تجویز کیا ہے۔ اس کو چھوڑ کر انسان اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے سے کن الجھنوں کے گورکھ دھندوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور صراطِ مستقیم سے بھٹک کر کن بھول بھلیوں میں پریشان اور سرگرداں ہو جاتا ہے۔ اس لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ مسلمان قرآن و سنت کے طریق کار کو تسلیم کر کے امام وقت کی شناخت کریں اور اسلام کی جو تعبیر وہ پیش کرے اس کو اختیار کریں۔ تو یقیناً وہ ان تمام لغزشوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جو عقل مندوں کی محض عقل کی پیروی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح اجیر اور مستاجر کے معاملات بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اور معاشرہ خود بخود مصفا اور بے خراش بن جائے گا۔ اور مقالہ نگار جس قسم کی سوسائٹی دل سے چاہتے ہیں موجود ہو جائے گی۔ بے شک عقل انسان کی راہنمائی کرتی ہے۔ لیکن عقل خود اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی محتاج ہے۔ جو صرف متقین ہی کو حاصل ہو سکتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اس کی رسالت پر اور معاد پر ایمان رکھتے ہیں۔

حدیث النبیؐ

اَسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم کا حکم سنو اور فرمانبرداری کرو۔ اگرچہ ایسا حبشی غلام تم پر حاکم بنایا جائے۔ چاہے اس کا سر کشمش سا ہے (یعنی بہت ہی چھوٹا ہے)

(بخاری کتاب الاحکام)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیر "المنبر" کے جواب میں دس حوالجات

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضورؐ کی ولادت کے بعد فوت ہوئے تھے

(مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

ہفت روزہ "المنبر" نے "کیا قادیانی غور کریں گے" کے زیرِ عنوان جو کچھ لکھا ہے میں نے بھی پڑھا ہے اور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مدیر "المنبر" اپنی کم علمی اور مطالعہ کی کمی کو چھپانے کی بجائے اعتراض برائے اعتراض پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تصنیف "پیغامِ صلح صفحہ ۲۴" کی اس عبارت کو نقل کیا ہے کہ:-

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔"

اور پھر "المنبر" یوں رقمطراز ہے کہ:-

"درآنحالیکہ مسلمان ہی نہیں غیر مسلم اور صرف کتب تاریخ ہی نہیں عام معلوماتی کتب میں بھی یہ بات اَن گنت مرتبہ لکھی جا چکی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد وفات پا چکے تھے۔ سوچئے اور خدارا تعصب اور دنیوی عار کو بالائے طاق رکھ کر سوچئے کہ جس شخص کی معلومات اس نوع کی ہوں کیا وہ تجدیدِ دین کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ نے غلط فیصلہ کیا ہے اور ایک ایسے شخص کو مقامِ نبوت پر فائز مان چکے ہیں جو مبادیات تک کے علم میں قابلِ اعتماد نہیں تھے!"

(المنبر ۶ جنوری ۱۹۶۷ء)

ناظرین! "المنبر" کی اس تحدی اور "انا خیر منہ" کے ان دعاوی پر غور فرماویں اور پھر مندرجہ ذیل کتب پر نظر کر کے نتیجہ نکالیں کہ کیا یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلطی ہے یا خود "المنبر" کا اعتراض ہی لغو اور بیہودہ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ تاریخی کتب میں گو اس بارہ میں اختلاف ہے لیکن ایک طبقہ اس امر کا بھی قائل اور معترف ہے کہ آنحضرت صلعم کے والد ماجد آپؐ کی ولادت کے بعد فوت ہوئے تھے۔ جیسا کہ کتبِ ذیل کے نمونۃً حوالجات سے ظاہر ہے:-

اوّل:- تاریخ کی مشہور و معروف کتاب جس سے مدیر "المنبر" واقف نہیں سیرتِ حلبیہ ہے اس کی جلد ۱ صفحہ ۵۳ باب وفاۃ والدہ صلعم میں لکھا ہے:-

"قیل انّ موت والدہ صلعم کان بعد ان اتمّ لہما من حملہا شہران وقیل قبل ولادتہ بشہرین وقیل کان فی المہد حین توفّی ابوہ ابن شہرین۔"

یعنی "کہا گیا ہے کہ آپؐ کے والد ماجد نے اس وقت وفات پائی جبکہ آنحضورؐ حمل میں دو ماہ کے تھے۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ حضورؐ کی ولادت سے دو ماہ پہلے فوت ہوئے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ آپؐ دو ماہ کے ہو چکے تھے جبکہ آپؐ کے والد نے انتقال فرمایا۔"

دوئم:- حضرت امام ابنِ قیمؒ نے زاد المعاد جلد اوّل میں آپؐ کے والدین کی وفات کے ذکر میں صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے:-

"واختلف فی وفات ابیہ عبد اللہ ہل توفّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل او توفّی بعد ولادتہ علی قولین اصحّہما انہ توفّی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل والثانی انہ توفّی بعد ولادتہ بسبعۃ اشہر۔"

یعنی "اس بارہ میں اختلاف ہے کہ آپؐ کے والد حضرت عبد اللہ اس وقت فوت ہوئے جبکہ آپؐ حمل میں تھے یا آپؐ کی ولادت کے بعد فوت ہوئے ان دونوں میں سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ آپؐ حمل میں ہی تھے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپؐ کے والد آپؐ کی پیدائش کے سات ماہ بعد فوت ہوئے تھے۔"

سوئم:- حضرت علامہ حافظ ابن کثیرؒ نے تفسیر ابن کثیر پارہ ۳۰ زیرِ تفسیر سورۃ الضحیٰ میں لکھا ہے کہ:-

"آپؐ کے والد کا انتقال تو آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ بعض کہتے ہیں ولادت کے بعد ہوا۔"

(تفسیر ابن کثیر مترجم پارہ ۳۰ صفحہ ۴۲)

چہارم:- حضرت علامہ شیخ محمد طاہر گجراتی مجمع بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۵۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"فتوفّی بہا فی غدۃ الحمل وقیل بل توفّی بعد ما اتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ وعشرون شہرا۔"

یعنی "آپؐ کے والد نے جب وفات پائی تو آپؐ حمل میں تھے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ آپؐ کے والد نے اس وقت وفات پائی جبکہ آپ اٹھارہ ماہ عمر کے ہو چکے تھے۔"

پنجم:- "لباب الخیار فی سیرۃ المختار" مطبوعہ مصر صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے کہ:-

"ثم لم یلبث ابوہ ان توفّی وہی حامل بہ او بعد وضعہ بشہرین۔"

یعنی "آپ (حضرت آمنہؓ) حاملہ تھیں کہ حضرت عبد اللہؓ نے وفات پائی یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ولادت کے بعد دو ماہ کے ہو چکے تھے جبکہ آپؐ کے والد فوت ہوئے۔"

ششم:- حضرت شیخ عبد الحق شاہ صاحب محدث دہلوی "ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ" کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں کہ:-

"ولمّا تم لہا من حملہا شہران توفّی عبد اللہ وقیل توفّی فی المہد۔"

یعنی "جب حضرت (آمنہؓ) کو حاملہ ہوئے دو ماہ ہوئے تو حضرت عبد اللہؓ فوت ہو گئے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کی وفات کے وقت آپؐ گود (گہوارہ) میں تھے۔"

نیز تاریخ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے کہ:-

"محمد بن اسحاق گوید آنحضرت در شکم مادر بود وفات یافت عبد اللہ و بعضے گویند در مہد بود و ہست ہشت ماہہ یا ہفت ماہہ یا دو ماہہ و ایں قول اصح اقوال است۔"

یعنی "محمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ آنحضرت شکم مادر میں تھے جبکہ حضرت عبد اللہ نے وفات پائی اور بعض کہتے ہیں کہ آپ گہوارہ میں تھے اور آپ کی عمر ۸ ماہ یا سات ماہ یا دو ماہ کی تھی۔ اور یہ آخری قول اصح ترین ہے۔"

ہفتم:- حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ کے ترجمہ قرآن کریم کے ساتھ فہرست مضامین مطبوعہ ۱۳۵۲ھ کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے کہ:-

"آپ اپنے والد کے کس قدر انتقال کے بعد پیدا ہوئے؟ اس میں علماء کا بہت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ دو ماہ کے بطن مادر میں تھے۔ بعض کم و بیش۔

بعض کہتے ہیں آپ ½ ۱ سال کے تھے جب انتقال ہوا۔

بعض کہتے ہیں ۲۱ مہینے کے۔

بعض کہتے ہیں چھ سال کے۔"

ہشتم:- یہی مضمون مولوی نذیر احمد خاں صاحب کے ترجمہ کے ساتھ بھی جو ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا اس کے صفحہ ۳۷ پر موجود ہے۔

نہم:- شیعہ اصحاب کی مشہور و معروف کتاب "اصول الکافی" میں صفحہ ۱۲۶ پر بغیر کسی اختلاف کے یوں لکھا گیا ہے کہ "توفّی ابوہ عبد اللہ بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد المطلب بالمدینۃ عند اخوالہ وھو ابن شھر بن"۔ یعنی" آنحضرت صلعم کے والد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب جب مدینہ میں اپنے ننھیالوں کے ہاں فوت ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت دو ماہ کے تھے"۔

دھم:۔ اسی مذکورہ بالا شیعہ کتاب اصول الکافی کی شرح "الصافی" جزو ۳ حصہ ۲ کتاب الحجۃ صفحہ ۱۲۶ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"وفات یافت پدرش عبد اللہ بن عبد المطلب در مدینہ نزد خالو ہائی خود و رسول فرزند دو ماہ بود در آنوقت"۔

ناظرین کرام! میں نے تمام اسلامی لٹریچر اور کتب تواریخ وغیرہ کا تو مطالعہ نہیں کیا تاہم بطور نمونہ دس حوالجات پیش کردہ سے صاف ظاہر ہے کہ تقریباً ہر جگہ آنحضرت صلعم کی ولادت کے ذکر میں اس اختلاف کو بیان کیا گیا ہے اور شیعہ اصحاب کے ہاں بالاتفاق اور دیگر بکثرت بزرگان کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بعد آپ کے والد ماجد کی وفات کو تسلیم کیا گیا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ مدیر "المنبر" کو میرے جتنی بھی کتب کا مطالعہ نہیں مگر اعتراض کرتے وقت وہ لاکھوں کی جماعت کے مقدس امام و پیشوا پر رکیک حملے کرنے اور منافرت کی خلیج کو وسیع کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ کیا یہ دیانتداری ہے یا نادانی؟ سچ تو یہ ہے کہ ؎

"وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا"!

خاکسار سید احمد علی مولوی فاضل
مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ

اعلان

دفاتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک کلرک کی اسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جو سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند ہوں اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ کی تصدیق کے بعد ضروری سندات کے ہمراہ ایک ہفتہ کے اندر اندر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ارسال کر دیں۔ ریٹائرڈ حضرات بھی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ تجربہ کار کلرک کو ترجیح دی جائیگی۔

نور الحق تنویر
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عید الفطر کی مبارک تقریب پر

سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کا اجتماع

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ)

رمضان اس دفعہ سوئٹزرلینڈ میں ۱۴ر دسمبر کو شروع ہوا۔ یہ سال کے وہ ایام ہیں جو قدیم سے مغرب میں خاص طور پر رنگ رلیاں منانے میں صرف ہوتے ہیں۔ مسیحیت نے سال کے آخری ہفتہ میں مسیح کا یوم پیدائش مقرر کر کے مذہبی تہوار کا رنگ دینا چاہا لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جاہلیت کا انداز عیسائیوں میں غالب رہا۔ مگر یہ ایام اب کے خدائے واحد کے پرستاروں کے لئے روزہ اور تلاوت و عبادت کے خاص ایام تھے۔

میں نے دیکھا ہے کہ سوئس مسلمانوں نے بھی روزہ کی پابندی میں کوئی دقت محسوس نہیں کی۔ مختلف ممالک کے مسلمان بھی ان دنوں میں بھولی ہوئی دینی یادوں کو تازہ کرتے ہیں اور مادیت کی بادِ سموم سے پژمردہ روحوں کے لئے بالیدگی کا انتظام کرتے ہیں۔ خاکسار نے روزہ داران کی سہولت کے لئے سحری و افطاری کے نقشے تیار کروا کر وسیع طور پر تقسیم کروائے مگر پھر بھی احباب فون و ڈاک کے ذریعہ متواتر نقشے طلب کرتے رہے اور کئی محض اسی غرض سے سفر کر کے مسجد آتے رہے۔ یہ رمضان کی برکات سے استفادہ کے شوق کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

رمضان کی آمد کے ساتھ ہی عید کی تیاری بھی شروع ہو گئی تھی۔ طلوعِ ہلال کے امکان کا حساب کر کے عید الفطر ۱۲ جنوری کو مقرر کی گئی اور خوشنما مطبوعہ دعوت نامے نہ صرف سوئٹزرلینڈ میں مقیم احباب کو بلکہ جرمنی اور آسٹریا میں مقیم احباب کو بھی بھجوائے گئے۔

کوشش کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ نمازیوں کے لئے جگہ بنا سکیں۔ اللہ بھلا کرے ہمارے ایرانی دوست جناب ادریس حسین زادہ خوئی صاحب کا۔ آپ عید سے چند روز قبل آئے اور خود تینوں منزلوں میں جگہ کی پیمائش کی تاکہ قالینوں کا انتظام کیا جائے۔ آپ تاجر قالین ہیں۔ آپ نے سٹور سے قالینوں کا ایک ٹرک بھجوا دیا اور تہ خانہ سے لے کر اوپر کی منزل تک قالین بچھا دیئے گئے اور اللہ کے کرم سے ساری عمارت کا فرش شرق و غرب کے مسلمانوں کے لئے اطمینان سے رب العالمین کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے لئے تیار کر دیا گیا۔

امام کی آواز پہنچانے کے لئے حسب سابق تینوں منزلوں پر لاؤڈ سپیکر لگا دیئے گئے۔ اس تقریب پر مہمانوں کی کثرت کے باعث ان کی تواضع کا کام بھی کافی مشکل ہوتا ہے۔ مہمانوں کی تعداد بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔ مشن ہاؤس کا چھوٹا سا کچن ہے۔ جب مسجد تعمیر کی گئی تھی تو یہ خیال نہ تھا کہ اس کچن پر اس قدر بار پڑا کرے گا۔ عید سے چار دن قبل چند ایک خواتین اور احباب نے اس خدمت کے لئے وقت دینا شروع کیا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے ۱۱ر جنوری کی شام تک اکل و شرب کے تمام انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے تھے۔

آخر وہ یومِ سعید آ پہنچا جس کی اسلامی دنیا کو بشدت انتظار ہوتی ہے۔ ۱۲ر جنوری کی صبح کو ساڑھے پانچ بجے کے قریب مہمان آنے شروع ہو گئے جو کہ راتوں رات گاڑی کا سفر کر کے آئے تھے۔ سوئٹزرلینڈ کے دور دراز کے علاقوں کے علاوہ بعض ان میں سے جرمنی سے آئے تھے۔ باہر برف پڑی ہوئی تھی۔ احباب و خواتین برف والے بھاری بھرکم جوتے پہنے ہوئے تھے۔

داخلہ کے ہال میں کتب کا سٹال لگا ہوا تھا اور یہ امر موجبِ مسرت ہے کہ احباب نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔

فطرانہ کی تعیین کر کے سحری و افطاری کے نقشہ کے ساتھ اطلاع بھجوا دی جاتی ہے اور پھر اس موقع پر بھی وصولی کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس کام کے انچارج محترم احمد یلدرم ترکی چلے گئے ہوئے تھے۔ ایک نئے دوست کے ذمہ یہ کام کیا گیا اور انہوں نے نہایت خوبی سے اس فرض کو انجام دیا۔

مائیکروفون پر سے تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ کارکن اپنے اپنے کاموں میں منہمک تھے۔ احباب آ رہے تھے اور تمام جگہیں پُر ہوتی جا رہی تھیں۔

ٹیلی ویژن والے تقریب کے لئے اپنے ساز و سامان کی تیاری میں مصروف تھے۔ اوپر کی منزل میں لیکچر روم کے بغل میں ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس کو پریس والوں کے لئے اور غیر مسلم احباب کے بیٹھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ بھی خاصہ پُر ہو چکا تھا اور ابھی دس نہ بجے تھے۔

سوئٹزرلینڈ کا دار الحکومت یہاں سے دو اڑھائی گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔ میں نے مسلم سفراء کو بھی دعوت نامے بھجوائے تھے۔ جمہوریہ متحدہ عربیہ کے سفیر محترم محمد توفیق عبد الفتاح نے تو یہ پروگرام بنایا کہ زیورک میں شام کو ہی پہنچ جائیں اور یہیں شب باشی کریں تا اطمینان سے عید پڑھ سکیں۔ عراق کے سفیر محترم جمال عمر نفسی اپنے اتاشی فخر الدین طاہر کے ہمراہ صبح ہی کار پر آئے۔ ہمارے دوست ڈاکٹر برکات احمد صاحب فرسٹ سیکرٹری سفارت بھارت بھی اہل و عیال کے ہمراہ صبح جلد ہی پہنچ گئے تھے۔ طونس سفارت کے سیکرٹری محترم توفیق عبد الغنی بذریعہ گاڑی آئے۔

۱۰ بجے کے کچھ بعد نماز شروع کی گئی۔ سوئس ٹیلیویژن کے علاوہ مشرقِ وسطیٰ کے لئے عربی نشریات کے شعبہ کے نمائندہ مصحف قرطاس برلن سے ریکارڈنگ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد خطبہ میں رمضان کا تعلق قرآن کریم سے بیان کیا۔ پھر قرآن کریم کی خصوصیات بتائیں اور اس قیمتی خزانہ سے مستفیض ہونے کی تحریک کی۔ گوئٹے کا قرآن کریم کے بارہ میں حوالہ پیش کرتے ہوئے غیر مسلم احباب کو تحریک کی کہ وہ بھی اس کتاب کو پڑھیں۔

خاکسار نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کی ترقی کا راز قرآن کریم سے وابستگی ہی ہے۔ بعض لوگ حیرانی کا اظہار کرتے ہیں کہ کس طرح یہ جماعت مساجد تعمیر کرتی جا رہی ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر شائع کر رہی ہے اور مشنوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا ہے۔ اس قوتِ عمل کا راز یہی ہے کہ بانیٔ احمدیت سیدنا حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ایسی منطقی اور دلکش تفسیر پیش کی اور اس کے مطالعہ اور اس کے مطابق زندگی ڈھالنے پر اور دنیا میں اس کے علوم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیلا نے پر اس قدر زور دیا کہ جماعت میں کلام اللہ سے غیر معمولی محبت پیدا ہو گئی اور اس کی خدمت انکی زندگی بن گئی۔

پس قرآن مجید سے وابستگی ہی جماعت میں جہاد کبیر کے شوق کا باعث ہے۔ خطبہ کے آخر میں خاکسار نے عرض کیا کہ رمضان ہر سال ہماری توجہ ھدائے ھرا "اقرآن کی طرف مبذول کرتا ہے جسکی گونج ابھی تک فضا میں موجود ہے۔ اور ہم سے تعمیل کا مطالبہ کرتی ہے۔ خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا کی گئی۔

ان ترک احباب کے لئے جو جرمن زبان کو سمجھنے کی پوری اہلیت نہیں رکھتے۔ ہمارے محترم دوست کہرمان تونا بلو نے ترکی زبان میں خطبہ کا ترجمہ سنایا۔

سوئیس ٹیلی ویژن نے امام کے ساتھ سفراء کا خاص انٹرویو ریکارڈ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ جناب سفیر اعراق۔ و جناب سفیر متحدہ جمہوریہ عربیہ اور جناب سید ڈاکٹر برکات احمد صاحب کے ساتھ انٹرویو ریکارڈ کیا۔ سفراء نے اس تقریب میں شمولیت پر جس میں مختلف ممالک کے احباب موجود تھے مسرت کا اظہار کیا اور سفیر متحدہ جمہوریہ عربیہ نے ہمارے کام خصوصاً قرآن کریم اور عربی کی تعلیم کے اہتمام کو بھی سراہا۔

سوئیس ریڈیو کے عربی نشریات کے شعبہ نے بھی خاکسار اور برادرم کمال نوکار کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔

احباب و خواتین کے لئے ریفرلشمنٹ کا وسیع پیمانہ پر اہتمام تھا اور بہت سے احباب و خواتین اس خدمت پر مامور تھے سفیر جمہوریہ متحدہ عربیہ ہز ایکسی لینسی محمد توفیق عبد الفتاح سال گزشتہ عید پر اکیلے ہی تشریف لائے تھے اس لئے کہ انہیں معلوم نہ تھا کہ ہمارے ہاں خواتین کے لئے بھی علیحدہ نماز عید کا ہی صرف اہتمام نہیں ہوتا بلکہ کھلانے کا بھی اہتمام ہوتا ہے اب کے ان کے ساتھ بیگم اور دونوں صاجزادیاں بھی آئی ہوئی تھیں جو ہوٹل میں مقیم تھیں خاکسار کی درخواست پر وہ ہوٹل میں جا کر انہیں لے آئے پونے ایک بجے کے قریب کھانا چن دیا گیا۔ مردوں کے لئے لیکچر روم میں اور خواتین کے لئے ڈرائنگ روم اور ملحقہ حصہ میں انتظام کیا گیا دونوں کی تعداد یکصد سے اوپر ہو گی۔ غیر مسلمو میں سے تقریب عید میں شرکت کرنے والوں میں سے جرمن قنصل ڈاکٹر نیمو ئلر (NIEMOELER) ممالقات کے ماہر ڈاکٹر ہیزلر HOESBER زیورک کے ایک با اثر دوست جو بلدیہ کے رکن مسٹر ارنسٹ ڈینیر (ERNST DIENER) ان کے علاوہ یونیورسٹی کے غیر مسلم طلبہ اور بعض اور غیر مسلم زیر تبلیغ احباب و خواتین تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ہمارے مخلص دوست کمال نوکار اس عید پر پہلی بار اپنی بیگم اور بیٹی کو ہمراہ لائے۔ بعض مہمانوں نے لٹریچر کی خود خواہش کی جو پیش کیا گیا اور بعض معزز مہمانوں کو اس تقریب کی یاد میں خاص ہدیہ پیش کیا گیا۔

نماز ظہر خاکسار نے پڑھائی اور پھر مہمانوں کو الوداع کیا۔

احباب و خواتین جماعت میں سے مسٹر کمال نوکار مس فوزیہ ٹچیالین۔ مس جمیلہ سنزونگ میاں عبد السلام صاحب شیخ ناصر احمد صاحب اور ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب اُن کی بیگم صاحبہ ان کا صاجزادہ اور ان کی دونوں صاجزادیاں خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ ہماری جرمن نو مسلم بہن مسز بشریٰ سلام اپنی ننھی بیٹی امینہ کے ہمراہ عید پر آئی ہوئی تھیں اور وہ بھی مہمانوں کی خاطر داری میں حتی الامکان کوشاں رہیں۔ ڈاکٹر محمد عزیز الدین صاحب حسب معمول مہمانوں کے استقبال اور ان کی ضروریات کے اہتمام میں معروف رہے۔

اردن کے احمد السقان۔ نظام حیدر آباد دکن کے عزیز صاجزادہ میر احمد الدین علی خان اور ترکی کے بے بحرمان تونا بلو بے حیدر بلین بے بہاز۔ بے احمد کرمال۔ بے عاکر۔ بے عثمان بے علی حسن۔ بے مصطفیٰ اور ترک بہن عائشہ حفیظہ نے نہایت محنت و خلوص سے اپنے فرائض کو سر انجام دیا۔ غیر مسلموں میں سے مسٹر شہیڈ۔ مسز ابابیو۔ مس نائیکول اور مسٹر خیر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اعمال کو مقبولیت بخشے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

عید کی شام کو سات بجے سوئیس ٹیلی ویژن نے "مسجد محمود زیورک میں عید" کی فلم دکھائی۔ ابتدا میں مسجد کا بیرونی منظر بھی دکھایا گیا۔ سوئیس ٹیلی وژن نے اس عید کی تقریب میں ہزاروں لاکھوں افراد کو شریک کر لیا اور فلم ایسے انداز میں تیار کی گئی جو اسلام کے لئے اچھا تاثر پیدا کرنے والی تھی۔

عید سے اگلے روز ۱۳ جنوری جمعہ کی شام کو ترکی احباب نے ایک

کو ترک احباب نے اپنے رنگ میں تقریب عید منانے کا اہتمام کیا جس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا۔ اس مجلس کے صدر محترم بے مصطفےٰ یامنر ایک ترک انجنیئر تھے انہوں نے مجھ سے تقریر کی خواہش کی میں نے روزوں کا مقصد اور عید کی غایت بیان کی۔ میری تقریر کے بعد پھر صاحب صدر نے تقریر کی اور کہا کہ ہم اس جماعت سے نہیں تعلق رکھتے جس کے یہ امام ہیں۔ لیکن ہم ان کے کام کو قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ دین کی اہم خدمت بجا لا رہے ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ تعاون میں خوشی ہے۔

جماعت احمدیہ کے پچھترویں ۷۵ جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۰ جنوری ۱۹۶۷ء کا اجلاس اول

(۳)

جماعتِ احمدیہ کے پچھترویں جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۰ جنوری ۱۹۶۷ء کے اجلاس اول میں جو صبح سوا نو بجے شروع ہوا تیسری اور آخری تقریر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت کی تھی۔ آپ نے "مسلمانوں کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی رو سے مسلمانوں کے ساتھ قیام خلافت کے خدائی وعدہ کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ خلافت زمانہ نبوت کو ممتد کرنے اور مقاصد نبوت کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ اس وعدہ میں وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلافت کے منصب پر فائز کرے گا وہ محکم ہو گا یعنی وہی دین اصل دین ہو گا جسے خلیفہ پیش کرے اسی لئے اللہ و رسول کے بعد مسلمانوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا۔

خلافت کی عظیم الشان برکات کو واضح کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے ثابت فرمایا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اس کے ذریعہ سے سب نعمتوں کے حصول کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس کے بالمقابل خلافت سے علیحدگی شکست در فتر زنی کا راستہ ہے۔

جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ چشم بینا کے لئے ان تمام لوگوں سے جو یہاں موجود ہو کر اس جلسہ میں شریک ہوتے پورے طور پر واضح ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔ پھر ربوہ کا قیام اور اشاعت اسلام کا نظام اور علیٰ ہذا خلافت کی موجودہ برکت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا اس جماعت کو مخالفتوں کے باوجود ترقی دیتے چلے جانا ایسے امور ہیں جن سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔

دوران تقریر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام اور اس کے ذریعہ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی سر بلندی اور روز افزوں ترقی کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب بعدہٗ ملوکیت کا دور آنے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے از سر نو قیام اور اسکے ذریعہ رونما ہونے والے غلبہ اسلام کا ذکر فرمایا اور خلافتِ احمدیہ کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد تحریرات اور ارشادات پیش کر کے خلافت کے مقام کی عظمت و رفعت اور اس کی برکات کو کسی قدر وضاحت سے بیان کیا۔ بعد ازاں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے لے کر حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال تک رونما ہونے والے دس ایسے خطرات کا ذکر فرمایا جن میں سے ہر ایک خطرہ زلزلۂ عظیمہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی عظیم الشان برکات کے طفیل ان تمام خطرات کو دور کر کے ہمارے حق میں اپنے فضل سے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ کا وعدہ پورا کرتا چلا آیا اور ہمارا قدم ہر آن بفضل اللہ تعالیٰ ترقی کی طرف اٹھتا چلا گیا اور اٹھتا چلا جا رہا ہے۔

تقریر کے آخر میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے خلافت ثالثہ کے قیام اور نئے مبارک دور کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو انکی بعض اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا چاہیئے کہ ہم اس نعمت (یعنی نعمتِ خلافت) کی کما حقہ قدر کریں آپ نے مزید فرمایا خلافت ثالثہ کے اس پہلے سال سے ہی اندازہ کر لو کہ جس کی ابتدا یہ ہے اس کی انتہا کیا ہو گی۔ چاہیئے کہ ہم اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور انعام سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ بیعت کے معنے ہیں بک جانا۔ اس کے بعد بیعت کرنے والے کا اپنا کوئی اختیار نہیں رہتا۔ یہ وہ مقام ہے کہ جب تک جان کو بھی سپرد نہ کر دیا جائے اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ ہم نے اس کا حق ادا کر دیا۔ خدا نہ کرے کہ تقویٰ، علم، تجربہ اور فراست وغیرہ کا گھمنڈ ہم میں سے کسی کو فریب دے۔ وحدت کا انحصار اطاعت پر ہے۔ جماعت اس کا طویل تجربہ رکھتی ہے۔ ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

تقریر کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے، وقف عارضی کے فارم پُر کر کے اس مبارک تحریک میں شامل ہونے اور ماہنامہ "الفرقان" سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی محترم چوہدری صاحب موصوف کی تقریر کے بعد ۲۰ جنوری کا اجلاس اول بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے جماعت احمدیہ انگلستان کے وعدے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کے لئے انگلستان کے احباب کے وہ وعدہ جات جو ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کے تھے قبل ازیں اخبار الفضل مورخہ ۲۸ ۱۲/۶۶ و ۱/۶۷ ۱۷ میں شائع ہو چکے ہیں۔

ذیل میں ایک ہزار سے کم کے وعدہ جات کرنے والے احباب کے اسماء گرامی مع ان کے وعدہ کے درج کئے جاتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وعدہ کنندگان احباب کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمادے اور انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۲

نمبر	نام	رقم	
۷۳	مکرم ملک ریاض احمد صاحب	۵۰	پونڈ
۷۴	، شرافت علی صاحب	۵۰	،
۷۵	، کرم دین صاحب	۵۰	،
۷۶	، عبدالقدوس صاحب	۴۰	،
۷۷	، ملک محمد اشرف صاحب	۴۰	،
۷۸	، شیخ صالح محمد صاحب مع بیگم صاحبہ	۲۰	، نقد ادائیگی
۷۹	، ، منجانب والد مرحوم	۱۰	،
۸۰	، ، والدہ مرحومہ	۱۰	،
۸۱	، ، اہلیہ مرحومہ	۱۰	،
۸۲	، خالد احمد صاحب ملک	۴۰	،
۸۳	، اکرام اللہ صاحب	۳۰	،
۸۴	، محمد یٰسین خان صاحب بکنگھم	۶۴	،
۸۵	، یونس خان صاحب	۵	پونڈ نقد
۸۶	، احمد دین صاحب	۶۵	پونڈ
۸۷	، بشیر احمد صاحب اصغر باجوہ	۵۰	،
۸۸	، ناصر احمد صاحب چوہدری	۱۰	،
۸۹	، احمد شان مرزا صاحب	۱۰	،
۹۰	، عبدالوہاب صاحب شوکت	۱۰	،
۹۱	، سید خورشید احمد صاحب	۱۰	نقد
۹۲	، ڈاکٹر ایم اے رشید صاحب	۱۰	،
۹۳	، مرزا محمد صدیق صاحب	۱۰	،
۹۴	مکرمہ سعیدہ خانم صاحبہ بیگم	۵	،
۹۵	مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب	۵	،
۹۶	مکرم مرزا مسعود احمد صاحب	۲	،
۹۷	، عابد علی صاحب بٹر	۱	،
۹۸	، بی ڈی احمد صاحب	۱	،
۹۹	مکرمہ مسز الف کے مرزا	۵	،
۱۰۰	مکرم فاروق مرزا صاحب	۱	،
۱۰۱	، فضل کریم صاحب موتن	۲	،
۱۰۲	، چوہدری محمد خان صاحب	۵	،
۱۰۳	، مشتاق احمد صاحب سیالکوٹی	۳	،
۱۰۴	، ایس اے ملک صاحب	۳	،
۱۰۵	، عبدالرحیم صاحب آف ماریشس	۳	،
۱۰۶	مکرمہ مس بشریٰ باجوہ صاحبہ	۱	،
۱۰۷	مکرم عبدالسبحان صاحب	۲	،
۱۰۸	، نعیم ارتضیٰ صاحب	۱	،
۱۰۹	، شہاب احمد صاحب	۵	،
۱۱۰	، عبدالسلام صاحب	۴	،
۱۱۱	، محمد ارشد جاوید صاحب منجانب		
	والدہ صاحبہ احمد جان مرحومہ	۱۵	پونڈ ادائیگی
	والد صاحب مرحوم بالو محمد امین صاحب	۶	پونڈ
	ہمشیرہ صاحبہ امۃ النصیر صاحبہ	۶	،
	برادر محمد شریف صاحب	۶	،
	برادر حافظ محمد سلیم صاحب	۶	،
	نانی صاحبہ مریم بی بی صاحبہ مرحومہ صحابیہ	۶	،
۱۱۲	مکرم سید محمود احمد صاحب	۲۵	پونڈ
۱۱۳	، عبدالمجید صاحب سنگیال	۵۰	،
۱۱۴	، مسعود احمد صاحب بھٹی	۵۰	،
۱۱۵	، خالد مقصود احمد صاحب	۲۰	،
۱۱۶	، فرقان نعیم صاحب ابن ،	۵	،
۱۱۷	منجانب داد صاحب فضل کریم مرحوم	۵	،
۱۱۸	محمد عبدالرشید صاحب برمنگھم	۵۰	،
۱۱۹	، چوہدری عبدالحفیظ صاحب	۱۸	،
۱۲۰	، ملک نثار احمد صاحب	۱۵	،
۱۲۱	ملک انوار احمد صاحب	۱۵	،
۱۲۲	ناصر احمد صاحب قریشی	۵	،
۱۲۳	محمد خان صاحب	۴۵	،
۱۲۴	دین محمد صاحب	۲۵	،
۱۲۵	عزیز اللہ صاحب	۲۵	،
۱۲۶	مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ از بکنگھم	۱۰	،
۱۲۷	مکرم محمد یونس خان صاحب	۳۰	،
۱۲۸	، محمد الیاس خان صاحب	۱۰	،
۱۲۹	، محمد عباس خان صاحب	۲۰	،
۱۳۰	آنس احمد خالد	۳۰	،
۱۳۱	عبدالماجد صاحب	۶	،
۱۳۲	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا فضل کریم صاحب	۵	نقد
۱۳۳	مکرم محمد رمضان صاحب	۱۵	،

فضل عمر

ہجری شمسی دائمی تقویم مع مجمع البحرین ۷۵ پیسے حمد ار فضل الدین کوارٹر ۹م صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے علاوہ دواخانہ "ہامعون رجسٹرڈ" نصرت کیمیکل نزد دفتر کمیٹی گول بازار ربوہ سے حاصل کریں۔

محترمہ رسول بی بی صاحبہ مرحومہ!

(از محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار۔ احمد نگر)

میری بیوی رسول بی بی صاحبہ گنگارام ہسپتال لاہور میں دو ماہ بیمار رہ کر ۱۳؍ ۶۶ء کو سات بجے شام وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ نیک اور دعا گو تھی۔ میری جب شادی ہوئی تو مرحومہ احمدی نہیں تھی مگر جب سے میرے گھر آئی نماز روزہ کی پابند رہی۔ چند سالوں کے بعد مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئی۔ اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور پانچ لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ چاروں لڑکیاں بڑی ہیں اور پانچوں لڑکے چھوٹے ہیں۔ ابتدائی عمر میں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونے پر مرحومہ نے نرینہ اولاد کی خواہش سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ لڑکے عطا کئے اور ان بچوں کی بشارت پہلے ہی خواب کے ذریعہ مرحومہ کو ملتی رہی۔ چوتھے لڑکے کی پیدائش ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کو ہوئی ۳۰ دسمبر جمعہ کو حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا اس میں جماعت کو مالی قربانی بڑھانے کے متعلق توجہ دلائی اس پر میں نے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں بجٹ کے بڑھانے کے متعلق حضور اقدس کی خدمت میں ایک تجویز لکھی۔ حضور نے میرا وہ خط ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء کے الفضل کے صفحہ ۵ پر شائع کرا دیا۔ اس خط میں بچوں کے چندہ کے متعلق ایک تجویز لکھی ہوئی ہے جس کو حضور نے پسند فرمایا۔ مرحومہ کی اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دعاؤں سے ہوئی۔ ۔ ۔ مرحومہ کے بڑے لڑکے محمود احمد نے جب احمد نگر میں مڈل کا امتحان دیا تو اول نمبر پر پاس کیا پھر ربوہ ٹی آئی ہائی سکول میں داخل ہوا۔ جب وہ میٹرک کا امتحان دینے لگا تو ہم سب گھر کے افراد سے اس نے درخواست کی کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے غیر معمولی کامیابی عطا فرمادے ہم سب بڑے چھوٹے تہجد کے وقت اٹھتے اور اس کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ صبح عزیز امتحان کے لئے جانے لگا تو مرحومہ نے اسے دو روپے دیئے کہ یہ دو غریب عورتوں کو بطور صدقہ دے آؤ جب سکول جانے لگا تو مرحومہ نے اس سے پوچھا کہ پرچہ کس وقت شروع ہوگا اور کس وقت ختم ہوگا۔ اس نے پرچہ شروع اور ختم ہونے کا وقت بتایا اور سکول چلا گیا۔ مرحومہ نے جب پرچہ شروع ہونے کا وقت آیا تو پانچ منٹ پہلے وضو کیا اور ٹائم پیس ہاتھ میں لیا اور بالائی منزل پر چلی گئی۔ جب پرچہ سکول میں شروع ہو گیا تو مرحومہ نے بھی اسی وقت نوافل پڑھنے شروع کر دیئے اور دعا میں لگ گئی۔ اور پرچہ ختم ہونے کے وقت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تک نوافل اور دعائیں کرتی رہی۔ جتنے دن لڑکا پرچے دیتا رہا مرحومہ کا یہی عمل رہا گویا لڑکے نے اکیلے پرچے نہیں کئے بلکہ دونوں ماں بیٹے نے کئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ محمود اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب اول آیا اور بہت سے عزیز و اقارب اور احباب سے مبارکباد کے تحفے وصول کئے۔

اس وقت جب کہ یہ بچے اپنی والدہ کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے تا وہ نقصان دعاؤں کا جو ان کی والدہ کی وفات سے ان کو پہنچا ہے وہ پورا ہو جاوے۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے خاص فضل سے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمادے آمین۔

اعلان دار القضاء:-

مکرم حکیم محمد خیر دز الدین صاحب قریشی ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے مندرجہ ذیل ورثا نے لکھا ہے کہ محترم حکیم صاحب موصوف جنوری ۱۹۵۷ء میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کو قطعہ ۲۹/۱ واقع محلہ دار النصر ربوہ اراضی دس مرلہ بطور عطیہ ملی ہوئی ہے ہمارا ارادہ ہے کہ اس اراضی کا قبضہ حاصل کر کے مرکز سلسلہ میں رہائشی مکان تعمیر کریں۔ اس غرض سے ہم سب متفقہ طور پر قریشی محمد احمد صاحب حامی حال اسسٹنٹ منیجر گلگیکو لیبارٹریز رینالہ خورد ضلع ساہیوال کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ اراضی پر قبضہ حاصل کر کے تعمیر کا آغاز کریں۔ (۱) محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ اہلیہ مرحوم معرفت مکرم قریشی محمد احمد صاحب حامی۔ (۲) مکرم قریشی لطیف احمد صاحب ایم اے (ابن) آف کراچی (۳) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ (دختر) اہلیہ مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب ربوہ (۴) محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ (دختر) معرفت مکرم قریشی محمد احمد صاحب حامی (۵) مکرم قریشی محمد احمد صاحب حامی ایم ایس سی۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۲۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۲۳ فروری - صدر ایوب اور گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ صوبہ میں دور دور بارش ہونے سے فصل ربیع بہتر ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں اور خوراک کی قلت کا خطرہ دور ہو گیا ہے صدر ایوب نے کہا کہ وقت پر بارش ہونے پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ صدر ایوب نے کل صبح یہاں گورنر محمد موسیٰ اور وزیر خوراک ملک خدا بخش سے غذائی صورت حال پر بات چیت کے دوران یہ بات کہی۔

گورنر مغربی پاکستان نے کل لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ کے مختلف مقامات پر بارش ہو جانے کا نہ صرف یہ فائدہ ہوا ہے کہ لوگوں کے ذہنوں سے گندم کی قلت کا خطرہ دور ہو گیا ہے۔ بلکہ اس سے دیسی گندم کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی ہے توقع ہے کہ قیمتوں میں ابھی مزید کمی ہوگی۔ اور ایک مناسب سطح پر آ جانے کے بعد ان قیمتوں میں استحکام پیدا ہو جائے گا۔

گورنر نے کہا کہ بہت لوگوں نے گندم کا ذخیرہ کر رکھا ہے وہ لوگ اب اس سٹاک کو اپنے پاس رکھنا پسند نہیں کریں گے اور گندم کو بازار میں لے آئیں گے۔ جس سے قیمتوں میں کمی ہو جائے گی۔

● راولپنڈی ۲۲ فروری - صدر ایوب کراچی کے جنوبی علاقے اور لاہور کا دس روزہ دورہ ختم کر کے کل تیسرے پہر واپس راولپنڈی پہنچ گئے۔ صدر ایوب ۹ فروری کو بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہوئے تھے جہاں انہوں نے شاہِ افغانستان کا استقبال کیا۔ انہیں ۱۳ فروری کو الوداع کیا بعد ازاں صدر نے سابق سندھ کے علاقہ میں مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ لاہور میں پانچ روزہ قیام کے دوران صدر ایوب نے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے صد سالہ جشن کی تقریبات کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کالا شاہ کاکو میں سہگل کیمیکل کامپلیکس کا بھی افتتاح کیا۔

● لندن ۲۲ فروری - بھارت نے مشرقی پاکستان سے ملحق خلیج بنگال میں واقع جزیرہ نکوبار میں پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے ایک زبردست فضائی اڈہ قائم کر لیا ہے اور اس کے لئے ریڈار کا جدید ترین جنگی سامان، طیارہ شکن توپیں۔ دور مار میزائل اور میزائل اور آواز سے تیز رفتار طیاروں کے چار سکویڈرن امریکہ۔ برطانیہ، اور روس سے حاصل کر لئے ہیں۔

بھارتی خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق بھارتی فضائیہ کے چیف آف سٹاف ایر مارشل ارجن سنگھ جزائر انڈیمان اور نکوبار کے چھ روزہ دورہ کے بعد نئی دہلی واپس پہنچ گئے۔

● لاہور ۲۲ فروری - حکومت مغربی پاکستان نے منگل کو اشیائے خوراک کے آرڈر ۱۹۵۸ء کے تحت ایک حکم جاری کیا ہے جس کے تحت گندم چاول دھان۔ جوار۔ باجرہ مکئی چنا ہر قسم کی ثابت اور دھوئی ہوئی دالوں اور ان سے تیار کی جانے والی تمام اشیاء، نیز خوردنی تیل کے دوسرے بیجوں پر سٹہ لگانے کی ممانعت کر دی ہے پیشگی سودوں کے معاہدے جن میں مال خریدنے یا فروخت کرنے والے کے سپرد نہ کیا گیا ہو خلاف قانون ہیں۔ اور معاہدہ کرنے والوں کو قانون کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔

● راولپنڈی - ۲۳ فروری - گورنروں کی کانفرنس یہاں ۲۵ فروری کو ہو رہی ہے جس میں شرکت کے لئے صوبائی وزراء اور دوسرے حکام یہاں پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر احمد سعید کرمانی جمعرات کو راولپنڈی آئیں گے۔

● نئی دہلی ۲۲ فروری - بھارت میں چوتھے عام انتخابات کے لئے کل پولنگ ختم ہو گیا۔ اور ووٹوں کی گنتی شروع ہو گئی۔ کل رات سے صوبوں کی اسمبلیوں کے نتائج نئی دہلی پہنچنا شروع ہو گئے ہیں مرکزی پارلیمنٹ کے نتائج کل تک معلوم ہو سکیں گے۔ پولنگ سات دن جاری رہا - جس کے دوران کانگریسی کارکنوں اور مخالف پارٹیوں کے رضا کاروں میں خونریز تصادم ہوئے ہیں سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے اور متعدد پولنگ سٹیشنوں کو آگ لگا دی۔

خیال ہے کہ موجودہ حکمران جماعت کانگریس کو کیرالا اڑیسہ، پنجابی صوبہ اور راجستھان میں شکست ہو جائے گی

پیٹ میں چھری!

یا ٹڈ کا گھونپ کر بھی جانوروں کے مہلک اپھارہ کا علاج کیا جاتا ہے لیکن بفضلہٖ تعالیٰ

اکسیر اپھارہ

کے ایک روپیہ کے ایک پیکٹ سے یہ اپھارہ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔
درجن یا زائد پیکٹوں پر ۳۳ فیصدی کمیشن دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

نور کاجل لاہور میں

لاہور میں نور کاجل

کے سٹاکسٹ

شفا میڈیکو

چوک میو ہسپتال لاہور

دوست وہاں سے خرید فرماویں،

قیمت فی شیشی :- سوا روپیہ۔

تیار کردہ :- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں، (مینجر)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے تین لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا کیا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد محمود تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو کامل صحت سے رکھے اور لمبی عمر دے نیک کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(محمد معصوم منگلہ۔ صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ شمالی ضلع سرگودہا)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے مبارک احمد کو کمر درد ہے انگلینڈ میں بھی علاج ہوئے اور یہاں بھی مگر مستقل افاقہ نہیں ہے۔ نیز ان کی اہلیہ بھی بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں!

(راجہ فضل احمد۔ زعیم انصار اللہ۔ محمود آباد۔ ضلع جہلم)

۲۔ میں امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہوں احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (شمیم اقبال ...)

۳۔ خاکسار کا ۲۷ کو انٹرویو ہے اور ۶ مارچ کو B.A.,P.T.C کا امتحان ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ (محمد افضل طاہر شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین)

۴۔ خاکسار کی بیوی کچھ دنوں سے بیمار ہے احباب سے درخواست دعا ہے (نذیر احمد بھٹی محمد آباد سٹیٹ)

۵۔ شیخ عطاء اللہ صاحب کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (قائد خدام الاحمدیہ ضلع سکھر)

۶۔ میری ہمشیرہ ممتاز بیگم مع بچگان انگلستان کل مورخہ ۲۲/۲/۶۷ لائل پور سے بذریعہ شاہین ایکسپریس اپنے خاوند چوہدری عبد الوہاب صاحب کے پاس مورخہ ۲۵/۲/۶۷ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے جا رہی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(مشتاق احمد ظہیر لیبر ویلفیئر آفیسر۔ بنوں)

۷۔ ہمارے امیر جماعت صاحب بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہم و فکر کا تدارک کرے اور اپنا رحم فرمائے۔ (چوہدری عبد المجید مکان نمبر D7 خنکی خیل میانوالی)

۸۔ خواجہ خورشید احمد صاحب مربی جماعت احمدیہ حلقہ جڑانوالہ ایک ہفتہ سے ٹائیفائیڈ بخار سے بیمار ہیں۔ بخار کے دوران ان کی زبان بند ہو گئی اور نقاہت کی وجہ سے ابھی تک ان کی بات بالکل سمجھ نہیں آتی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مربی صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا کرے

(عبد الرحمٰن سیکرٹری مال جڑانوالہ۔ ضلع لائلپور)

۹۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کے جگر کا اپریشن آج کرنل سمیع کے پرائیویٹ ہسپتال گلبرگ لاہور میں ہوا ہے تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبد الخالق ٹھیکیدار سدھڑی حال لاہور)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی تقریب سعید

مختلف اسلامی ممالک کے کثیر التعداد افراد کا اجتماع

تقریب کے مناظر ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے۔ نماز عید کی تصاویر کی مقامی اخبارات میں اشاعت

"خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی فرانکفورٹ میں عید الفطر کی تقریب کا انعقاد پورے اہتمام اور اسلامی روایات کے ساتھ ہوا۔ جماعت کے جرمن اور دیگر نو مسلم افراد کے علاوہ پاکستان۔ ترکی۔ ایران اور دیگر اسلامی ممالک کے ڈھائی صد افراد نماز عید میں شامل ہوئے۔ نماز عید کے وقت اور دن کا اعلان کافی عرصہ قبل اخبارات میں شائع کر دیا گیا تھا اس کے علاوہ ۰۰ کے قریب دعوت نامے ترکی اور جرمن زبان میں شائع کر کے بذریعہ ڈاک ارسال کر دیئے گئے تھے۔ یوم عید سے ایک دن قبل ریڈیو پر بھی اعلان نشر کیا گیا متوقع ضرورت کے پیش نظر ایک جرمن فرم سے آلہ مکبر الصوت اور ایک اور جگہ سے دو عدد قالین مستعار لئے گئے۔ اسیطرح ایک ایرانی تاجر نے تین بڑے قالین ہدیۃً دیئے جو مسجد اور ملحقہ کمروں میں بچھا دیئے گئے ایک کمرہ مستورات کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔

۱۲؍ جنوری جمعرات عید کا دن تھا۔ ساڑھے نو بجے تک جو نماز کا وقت تھا مسجد اور ہال پوری طرح پُر ہو چکے تھے ٹیلیویژن والوں نے بھی وقت مقررہ پر آکر اپنے آلات اور روشنی کے بلب مخصوص جگہوں پر نصب کر دیئے اور نمازیوں کے باادب صفوں میں بیٹھنے تلاوت قرآن پاک خاموشی سے سننے اور باوجود دنیا کے مختلف ملکوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے کے اجتماعی رنگ میں یک زبان ہو کر مسنون تکبیرات کہنے اور کہلوانے کے ایمان افروز نظاروں کو خاص طور پہ فلمایا۔

ٹھیک ساڑھے نو بجے نماز عید شروع ہوئی۔ نماز سے قبل خاکسار نے مختصر الفاظ میں حاضرین کو فطرانہ کی اہمیت اور قبل از نماز اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اسیطرح یہ بتایا کہ نماز عید کس طرح پڑھی جاتی ہے۔ نماز عید کے دوران تمام مسجد یک جہتی اور وحدت اسلامی کا پر کیف منظر پیش کر رہی تھی اللہ تعالیٰ کے کلام پاک اور تکبیر کی بلند آوازوں سے گونج رہی تھی۔ نماز کے معاً بعد خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ دیا۔ اس بار خطبہ کو ایسی ترتیب دیا گیا تھا کہ ترکی اور انگریزی دو دوسری زبانوں میں ترجمہ ساتھ ساتھ پڑھا جا سکے چنانچہ دو ترجمان خاکسار کے دونوں جانب کھڑے ساتھ ساتھ ترجمہ سنا رہے تھے خطبہ میں خاکسار نے رمضان شریف کی اہمیت روزوں کی ضرورت اور اس اسلامی فریضہ کے انسان کی اجتماعی اور انفرادی روحانی اور جسمانی زندگی پر اثر پر روشنی ڈالی اور خاص طور پر بتایا کہ اسلامی نقطہ نظر کے ماتحت صرف بھوک اور پیاس روزہ کی اصل غرض و غایت نہیں بلکہ اصل مقصد تقویٰ اور قرب الٰہی کا حصول ہے۔ خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

حسب روایات سابق اس عید کے موقع پر بھی نمازیوں کے لئے حلوا تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ نماز۔ باہمی ملاقاتوں اور تبریک کے تحائف کے لین دین کے بعد بڑے ہال میں میز بچھا دی گئی اور دعوت عام دی گئی۔ نماز عید اور خطبہ عید کے مناظر کے بعد ٹیلی ویژن والوں کیلئے مشرقی طرز کے کھانے اور کھلانے کا منظر عجیب تھا چنانچہ اس کے متعدد پہلو فلمائے گئے۔

اور اس طرح یہ بابرکت تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ بعد میں ٹیلی ویژن اور پریس والوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا جس میں خاکسار نے انہیں دیگر امور کے علاوہ جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں سے مطلع کیا۔ اسی شام ٹیلی ویژن پر نماز عید کے مختلف مناظر تین مختلف اوقات میں دکھائے گئے۔ اخبارات میں دوسرے دن تصاویر کے ساتھ عید کی کارروائی شائع ہوئی چنانچہ فرانکفورٹ کے ایک بہت بڑے اخبار نے دوران خطبہ کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:-

"کل قریباً دو صد مسلمان ماہِ صیام کے آخر پر عید الفطر مناتے ہوئے فرانکفورٹ کی مسجد میں قبلہ رُخ سر بسجود ہوئے۔ اس عید کی نماز میں جو اسلامی تقویم کے ۱۳۸۶ ویں سال میں منعقد ہوئی نہ صرف جماعت احمدیہ کے اپنے افراد بلکہ امریکہ اور دیگر ممالک کے مسلمان بھی شامل ہوئے۔ ماہ رمضان کے دوران محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ماننے والوں کے لئے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کھانا، پینا حتیٰ کہ سگرٹ پینا بھی منع ہے یہ مسجد ۱۹۵۹ء میں تعمیر ہوئی جو جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد ہے۔ پہلی مسجد ۱۹۵۷ء میں ہیمبرگ میں تعمیر کی گئی۔ یہ جماعت ۱۹۴۹ء سے جرمنی میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے"

FRANKFURTER —

ALLGEMEINE ZEITUNG 13/1/1967

عید کی شام کو کھانے کی ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس دعوت میں جس میں ۵۰ کے قریب مسلم اور غیر مسلم احباب نے شرکت کی پاکستانی۔ ایرانی اور جرمن طرز کے کھانے تیار کئے گئے تھے۔ کھانے کے بعد ہمارے جرمن نوجوان مسٹر محمد اسماعیل ورلش نے خاکسار کا جرمن خطبہ پڑھ کر سنایا۔ نیز اپنے الفاظ میں آدھ گھنٹہ تک رمضان اور صیام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد میں غیر مسلم حاضرین نے جس میں یونیورسٹی کے طلبہ بھی شامل تھے نماز مغرب و عشا کی ادائیگی کا نظارہ دیکھا اور پھر دیر تک اسلام پر گفتگو کرتے رہے۔ عید کے موقع پر ہماری جماعت کے جملہ ممبران نے پورے شوق اور ذمہ داری سے حصہ لیا۔ قابل ذکر محمد شریف خالد صاحب ایرانی کی اہلیہ صاحبہ، مرزا محمود احمد صاحب، خواجہ احمد منیر صاحب۔ عبد الحق صاحب خالد۔ نثار احمد صاحب اور ایک نو مبائع دوست محمد صاحب ہیں اسیطرح رفیق احمد اختر صاحب ایم اے جو حال ہی میں جرمنی تشریف لائے ہیں عید سے دو دن قبل ہی مشن ہاؤس میں پہنچ گئے تھے۔ اور جملہ انتظامات میں حصہ لیتے رہے اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے

(فضل الٰہی انوری۔ مبلغ فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

پاکستان کے ایک ممتاز صنعت کار کا انتقال

جیسا کہ اخبارات کے ذریعہ قارئین کرام کو علم ہو چکا ہے پاکستان کے ممتاز صنعت کار شیخ میاں محمد صاحب ۱۳؍ فروری ۱۹۶۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت مخیر اور رفاہی کاموں میں پیش پیش رہنے والے تھے انہوں نے اپنی دولت سے مخلوق خدا کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کی۔ نصف درجن کے قریب رفاہی ادارے قائم کئے۔ اور علی الخصوص لائل پور میں دس لاکھ روپے کے سرمایے سے ایک ٹرسٹ ہسپتال بھی قائم کیا۔

ادارہ الفضل پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور دیگر ورثاء کو اپنے اندر خدمت خلق کا جذبہ زندہ رکھنے اور ان کے رفاہی کاموں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ادارہ)

دورہ انسپکٹر مجلس انصار اللہ

مکرم چوہدری محمد یعقوب خاں صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اضلاع ڈیرہ غازی خان مظفر گڑھ، رحیم یار خان، اور بہاولنگر کا دورہ مورخہ ۲/۲۵ ۶۷ سے شروع کر رہے ہیں۔

زعماء صاحبان براہ مہربانی انسپکٹر صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲